© rasailojaraid.com

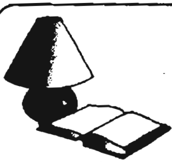

حسنِ انتقاد

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

سید محمد ذوالکفل بخاری۔

کتاب: چراغِ محمد

مرتب:۔ مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی مدظلہ / ضخامت: ۶۳۴ صفحات / قیمت: ۳۰۰ روپے،

ناشر: دارلارشاد، مدنی روڈ، اٹک شہر، پاکستان

بزرگوں کا ادب تو ہم سب کرتے ہیں۔ اپنے اپنے انداز میں۔ اپنے اپنے بزرگوں کا! لیکن وہ جو اردو کا ایک پرانا محاورہ ہے نا...... "بزرگوں کی مٹی میں جان ڈالنا" یہ کام ہم کم کم کرتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں اور بہت سے کام ہیں۔ اور ہمارے ہاں بزرگوں کے اور بہت سے مصارف ہیں۔ اس ضمن میں اقبال نے جواب شکوہ میں بڑے بلیغ اور بڑے صریح اشارے کئے ہیں۔ مثلاً...... بیچ کھاتے ہیں جو اسلاف کے مدفن تم ہو!......

تم کو اسلاف سے کیا نسبت روحانی ہے؟......

چاہتے سب ہیں کہ ہوں اوجِ ثریا پہ مقیم
پہلے ویسا کوئی پیدا تو کرے قلبِ سلیم

اور پھر وہ شعر جو گویا حرفِ آخر ہے......

تم ہو گفتار سراپا، وہ سراپا کردار
تم ترستے ہو کلی کو، وہ گلستاں بکنار

لیکن اسے کیا کیجئے کہ ہمارا اپنے سلفِ صالحین سے رشتہ اب ایسا ہی ہے۔

کتاب...... "چراغ محمد" میرے سامنے کھلی پڑی ہے۔ اور میں مسلسل یہی سوچ رہا ہوں کہ...... عظیم روایتوں کے تراشیدہ لوگ تھے کیسے؟

کونسی روایت؟ کیسی روایت؟ وہی روایت، جو ہماری ضرورت تھی، ضرورت ہے اور ضرورت رہے گی......

بات کو اگر مختصر کیا جائے تو بادِ کر اقبال کا سہارا لینا پڑے گا۔ وہ فرماتے ہیں......

"دیوبند ایک ضرورت تھی۔ اس سے مقصود تھا ایک روایت کا تسلسل۔ وہ روایت جس سے ہماری تعلیم کا رشتہ ماضی سے قائم ہے"

اور حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی (رحمتہ اللہ علیہ) اسی دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث تھے۔ شیخ الحدیث تو ہم بہت سے دیکھتے، سنتے اور پڑھتے ہیں لیکن یہ واقعہ ہے کہ حسین احمد مدنی اپنی مثال آپ تھے۔ وہ جہاد آزادی کے کارواں سالار تھے، بہادر تھے۔ نیک تھے۔ صاحب علم تھے۔ متبع سنت تھے۔ حلیم تھے۔ بردبار

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تھے۔ متواضع تھے۔ لیکن ایسے نہیں جیسے ہم آپ تصور کرلیں گے۔ اس بہادری، اس نیکی، اس حلمیت، اس اتباع سنت، اس حلم اس بردباری اور اس تواضع کا تصور بھی بہت مشکل ہے۔ اتنا مشکل کہ کم از کم آج اس کی کوئی مثال ڈھونڈنا محال ہے۔ محال نہیں ناممکن ہے۔ جی ہاں......

"ہم ترستے ہیں کلی کو، وہ گلستاں بکنار"

استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مدنی کی وفات پر فرمایا تھا کہ

"سلف میں دو قسم کے بزرگ ہیں۔ ایک علوم شریعت میں ماہر اور باکمال اور دوسرے وہ جو علوم طریقت میں انتہائی مقام کو پہنچے ہوئے تھے۔ حضرت مدنی ان اکابر میں سے تھے جو ظاہر و باطن دونوں کے جامع تھے اور صحیح معنوں میں شیخ الاسلام تھے۔ اور ان کو حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی سے تواضع وانکساری اور مولانا رشید احمد گنگوہی سے استقلال اور استقامت ورثہ میں ملی تھی"

ایسے ہی ہوتے تھے ہمارے سلف صالحین! اللہ تعالیٰ قاضی محمد زاہد الحسینی مدظلہ جیسے بزرگوں کو تادیر سلامت رکھے۔ تاکہ وہ اسی طرح بزرگوں کی مٹی میں جان ڈالتے رہیں۔ شاید یہ کتابیں اہل حق کے اخلاف و اصاغر میں بیداری اور زندگی کے کچھ آثار پیدا کرنے کا باعث ہوجائیں۔

بقیہ از ص ۵۴

× بچوں کی پیدائش کا اندراج پرائمری سکولوں میں ہوگا۔ (صوبائی محکمہ تعلیم)

کمائی کا نیا ذریعہ!

× والدین ڈش انٹینا پر بچوں کو صرف مثبت پروگرام دیکھنے دیں۔ (وسیم سجاد)

یعنی جب کوئی برہنہ پوز آئے تو بچے آنکھیں بند کرلیں اور والدین دیکھتے رہیں!

× ملک میں جمہوریت کے باوجود اکثر فیصلے کہیں اور ہوتے ہیں (راؤ سے)

بوزنا کو رقص پہ کس بات کی میں داد دوں

ہاں یہ جائز ہے مداری کو مبارکباد دوں

مولانا ابوریحان سیالکوٹی

سبائی فتنہ

(حصہ اول)

قیمت 150 روپے

اہل سنت کے روپ میں رفض و سبائیت
پھیلانے والے طبقہ کے خیالات کا
علمی و تحقیقی محاسبہ
ایسی کتاب جس نے بعض نام نہاد
تقدس مآبوں کی حجلہ عروسی میں
زلزلہ بپا کر دیا

بخاری اکیڈمی، مہربان کالونی ملتان۔

© rasailojaraid.com